

سَنَقِیْتُ بِهٖ شَالِیْ مِهْرَاجِ الصَّادِقِیْنِ

سَیِّدِنَا حَضْرَتِ کَمَالِ اللّٰهِ شَاهِ الْمَعْرُوفِ بِمَحَبَّتِیْ اِلَیَّ شَاهِ صَاحِبِ اَعْلٰی اللّٰهِ مَقَامِ

تَوَقَّلْهُ عَرَفَانِ یَا شَاهِ کَمَالِ اللّٰهِ  
پیدا است جمالِ تو توییهاست کمالِ تو  
تو ایمنی و تو آئی یا شاه کمال اللہ  
اندر نظرم جز تو یک لحظ نمی گنجد  
هر جا تو می رختی یا شاه کمال اللہ  
اندر تن من هم تو اندر دل من هم تو  
هم جانی و جانمانی یا شاه کمال اللہ  
من تقسم و مشتم از جلوه تو شاها  
تو گرا از مرادانی یا شاه کمال اللہ  
من بے تو نمی دانم من بے تو نمی بینم  
تو باقی و من فانی یا شاه کمال اللہ

مَنْ غَوَّیْ بِسِجَارِهِ دَرِ عَشَقِ تُو آوَارِهِ  
لُطْفِ بَمَنْ آوَا زِ آئِی یَا شَاهِ کَمَالِ اللّٰهِ

مَآخِذِ اَزِ طِیِّبَاتِ غَوَّیْ مُصَنَّفِ حَضْرَتِ غَوَّیْ شَاهِ صَاحِبِ قَبْلِهِ

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ

۳۹۲

۷۸۶

وَلَعَلَّهُمْ فِي الْكِتَابِ الْحِكْمَةُ

# کتاب سلوک

مرتبہ  
مولانا غوثی شاہ

خلف و جانشین حضرت پیر صحرای شاہ و سجادین سلیم و غوثیہ و کمالیہ صحویہ

بار اول ۱۸ جمادی الثانی ۱۳۷۱ھ ۱۶ جنوری ۱۹۹۰ء

روشنی شنبہ

بموقعہ یوم وصال حضرت پیر صحرای شاہ

ناشر ادارہ النور - بیت النور - چنچل گڑھ - حیدر آباد ۲۲۰۰۰ ۵

# تعارف کتاب

پیش نظر کتاب ”کتاب سلوک“ اُن فرموداتِ عالیہ کا مختصر مجموعہ ہے جو حضرت والدی و مرشدی پیرِ صحوی شاہ صاحب علیہ الرحمہ و قدس اللہ سرہ کی زبانِ اقدس فیضِ ترجمان سے نکلی ہیں بعضے ان میں فقیر کے بھی ارشادات درج کر دیئے گئے ہیں۔

برادرانِ طریق کتاب ہذا کی حفاظت فرمائیں اور نا اہلوں سے چھپائے رکھیں چونکہ یہ میرا دعویٰ ہے کہ کتاب ہذا میں ایسے فرامودات بھی ہیں جن کا علم شاید کسی کہ پاس ہو، اب کل تحریری سارقوں کا بازار گرم ہے ہشیار رہیے۔ بعض خلفاء ایسے بھی ہیں جو ”اشارات سلوک“ (مصنفہ حضرت صحوی شاہ) کو رٹ کر یہ سمجھ بیٹھے ہیں کہ اب اخصیص پوری تعلیماتِ غوثیہ کمالیہ کا علم ہو گیا ہے حالانکہ — وہ تعلیماتِ غوثیہ کمالیہ کے سمندر کا ایک ”قطرہ“ ہے۔

محمد لہذا کہ فقیر کے ہاں ہزاروں فرمودات و تعلیمات درج ہیں کہ جس کے اظہار کے لئے ایک دفتر چاہیے جیسے قرآن دھیرے دھیرے نازل ہوا ایسے ہی تعلیمات کی اشاعت انشاء اللہ تعالیٰ عمل میں آتی رہیں گی۔ دعا کیجئے کہ حق سبحانہ میری مدد فرمائے آمین

الفقیر الی اللہ  
غوثی شاہ

”بیت النور“

۳۔ جنوری ۱۹۹۰ء

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

## انتساب

اپنی اس کوشش کو میں سیدنا حضرت کمال اللہ شاہ المعروف مجھلی والے شاہ صاحبہ قیلہ رحمۃ اللہ علیہ کے نام مبارک سے نسبت انتساب دے رہا ہوں کہ جن کے فیض کرم نے حیدر امجد حضرت غوثی شاہ علیہ الرحمہ اور والدی و مرثی پیر صحوئی شاہ علی اللہ مقامہ کو کمال عروج بخشا اور محمد لٹکہ آج میں بھی ان ہی کی توجہ خاص سے ”کچھ بن رہا ہوں“ ان کے ٹکڑوں پر پل رہا ہوں سچ پوچھئے تو ان ہی کے صدقہ میں جی رہا ہوں۔

مجھے اُمید ہے میرے مولا شفیق و کریم سے کہ بصورت پیر صحوئی شاہ میری ہر کام پر دستگیری فرمائیں گے وہ اس لئے کہ

”میں ان کا ہوں“

”میرے میں“ نسبت کی قسم نسبت کی قسم

فقیر  
غوثی شاہ

۲۷ / جمادی الاول ۱۴۱۶ھ

۲۷ / دسمبر ۱۹۸۹ء روزِ چہار شنبہ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

## ”رازِ ہے میں میں پن“

ہے پن میں پن اللہ کا ————— ہے پن میں پن اللہ  
در حقیقت النفس میں میں کہنے والا اللہ ہے۔

بندہ بذاتِ خود نسبت ہے اس میں جو کچھ کہہ سکتی نمایاں ہے وہ اللہ کی  
ہے بندہ جو ہر حال میں اپنی نسبت خود کو جو میں کہتا ہے وہ اس کی ذاتی نہیں  
اللہ کی میں کو اپنی میں کہتا ہے بندہ کی میں کہتا پنا انکساری کا ہے اللہ کا میں  
کبریا ئی ہے خود مہست ہے بندہ کی ذات نیستی ہے مگر بندہ حق نما مہست نہ ہے۔  
جلد امجد کثر العرفان حضرت غوثی شاہ صاحب قدس اللہ سرہ فرماتے ہیں ۷

ہماری ہستی کا ذکر ہی کیا ذری بھی جس کو بقا نہیں ہے  
نہ جان اپنی نہ جسم اپنا کہیں بھی اپنا پتہ نہیں ہے  
خدا کو بندہ کہو نہ ہرگز ”خدا یہ بندہ بتا نہیں ہے  
نہ بندے کو تم خدا بناؤ کہ بندہ ہرگز خدا نہیں ہے  
بیان غوثی ہو وصل کا کیا عجیب حیرت کا ہے تما شہ  
جو دیکھتا ہوں میں دو جہان تو کوئی اس کے سوا نہیں ہے  
(از بطیبات غوثی)

برادرانِ طریق براہِ کیم ان اعتبارات کو برتنہ کو شش سمجھئے۔

## صوفی

صوفی :- اُس کو کہتے ہیں جو اپنی خودی سے گزر جائے اور ماسواء سے نظر اٹھائے رکھتے۔ کتابِ سلوک  
 علمِ الیقین :- کا اخصارِ تعلیم و تفہیم (مرشدِ کامل) پر ہے۔ اور <sup>عبدن</sup> <sup>المعین</sup> <sup>یقین</sup>  
 متعلق بہ کسب و ریاضت ہے۔ اور حق الیقین غایتِ عین  
 الیقین ہے جو بہ جہت وصولِ اِلٰی اللہ و فنا فی اللہ حاصل ہوتی ہے۔

## السان

السان میں چیزوں کا خلاصہ ہے، دانش۔ بیش۔ خواہش۔ جس کو دہنی زبان میں جانتا پتا۔ دیکھتا پتا۔ مانگتا پتا۔ کہتے ہیں۔ بہ الفاظ دیگر۔ دانائی۔ بینائی۔ تقاضائے بشری۔

## ابتدائے سلوک

ابتدائے سلوک معرفتِ نفس اور انتہائے سلوک فنا ہے یہ فنا عین بقا ہے۔

## قیاس اور علم

قیاس امر ظنی ہے اور علم امر یقینی ہے جہاں علم کا دخل ہے وہاں قیاس کا

گزر نہیں۔

## علم اور عمل

علم۔ متعلق یہ قال ہے اور ”دید“ متعلق یہ حال ہے بے شک قال نہ  
 ے حال کو یہ پہنچنا ناممکن جب تک علم نہ پہنچے عین کو یہ پہنچنا محض  
 خیال کیونکہ اولہ دانت (جاننا) بعدہ ”دید“ جیسے تصور اول  
 بعدہ تصدیق۔ اولاً تعلیم بعدہ تعمیل۔

## موجود

موجود خود کو معدوم اور حق کو موجود خیانت ہے یہ معدومیت یہ طریق نام  
 دیدن ہے نہ کہ بطریق نابودن۔ نادیدن ایمان و توحید ہے اور نابودن  
 کفر و الحاد

## خلق کیا ہے

خلق کیا ہے؟ بالقوہ کو یا بالفعل کرنے کا نام ہے!

## مراتب قرب

عارف جب فنا فی الصفات کو پہنچتا ہے تو اس مرتبہ کو ”قربِ نوافل“ کہتے ہیں۔  
 اس مرتبہ میں بندہ ظاہر حق۔ اور حق باطن بندہ ہو جاتا ہے اور جب فنا فی اللہ  
 کا مرتبہ حاصل ہوتا ہے تو اس مرتبہ کو ”قربِ فرائض“ کہتے ہیں۔ یہاں حق ظاہر بندہ و بندہ  
 باطل حق ہوتا ہے۔

## ایقان

ایقان فعلیت مراتب علمی کا نام ہے۔

## کَسْب

کسب یہ الفاظ دیگر فعلِ قلبی کا نام ہے۔

## وجود۔ ۹

مفہوم یافت کو وجود کہتے ہیں۔

## تعیناتِ حق۔ ۹

اللہ تعالیٰ ظاہر ہے بہ اعتبار تعین کے اور باطن ہے بہ اعتبار لا تعین کے۔

## اسلام، احسان؟

اسلام کیا ہے تسلیمِ رب۔ ایمان کیا ہے؟ تصمیمِ رب! احسان

کیا ہے جو تحصیلِ رب۔

## تجلی اور عالم

ظہورِ صفت کا نام تجلی ہے اور محلِ قبولِ آثارِ صفات کا نام عالم ہے

## نظرِ کامل

محسوس کو معقول اور معقول کو محسوس دیکھنا خطائے نظری ہے

اس حقیقت کو دیکھنا جس پر صورت عارض ہے یہ نظرِ کامل ہے۔

نکتہ ۱۔ صورتِ امرِ معقول ہے لہذا محسوس نہیں ہوتی۔

## بدل احسان

حق کا یہ احسان ہے کہ باوجود ہوا الظاہر خود چھپ کر  
خلق کو دکھا رہا ہے۔

لہذا اب تم بھی ”چھپ کر“ حق کو دکھاؤ یہ بدل احسان ہے۔

## مقام شہود وصال

صلوٰۃ (نماز) محل رفیع حجاب و مقام شہود و وصال ہے

## توحید صفاتی

توحید صفاتی کیا ہے؟ صفات اللہ کو خلق سے مسلوب  
(الگ) کر کے حق سے منسوب کرنا۔

## ستہر سبحانیت

ذات حق جن چیزوں سے پاک ہے پھر انہی چیزوں سے ظاہر ہی  
ستہر سبحانیت ہے۔

## معرفت اور رُوبت

معرفت ادراک کا ادنیٰ درجہ ہے اور رُوبت ادراک کا اعلیٰ  
اعتبار ہے

## معرفت حق

معرفت حق فرض عین ہے

مشاہدہ

اشیاء جب محسوس ہیں تو اس کی ماہیت (حقیقت) محقول

لہذا اشیاء کو دیکھئے اور اس کی ماہیت کو نہ جانے تو یہ مشاہدہ ناقص ہے  
ادراک

ادراک کسی چیز کو غایت پر پہنچنے اور دریافت کرنے کو کہتے ہیں۔  
اتباع

علم متبوع۔ غل تابع۔ اتباع کو اپنے متبوع کی اتباع ضروری ہے  
اقسام مراقبہ

مراقبہ۔ کے لغوی معنی امید رکھنا۔ نگاہ رکھنا اور گردن نیچے  
ڈالتا ہے۔ اور اصطلاح میں حق سے حضورِ دل رکھنا اور قلب  
کو حضورِ حق میں اس طرح رکھنا کہ خطراتِ دُلی و خودی کا گزرنہ ہو۔  
اگر آئے تو اس کو رفع کرنا اور آنکھ بند کر کے قلب کی طرف متوجہ بہ حق  
رہنا۔ اس مراقبہ کی تقسیم چار اقسام پر کی جا سکتی ہے۔  
پہلا مراقبہ جمع ہے۔ وہ یہ ہے کہ خدا کو ہر شے میں جاننا اور سوائے حق  
کے شے میں جاننا اور سوائے حق کے شے کو نہ دیکھنا۔

دوسرا مراقبہ حضوری وہ یہ ہے کہ سالک سمجھے کہ ”میں اللہ سے  
جاننا ہوں“ اللہ سے سنتا ہوں۔ اور جو کام کرنا ہوں ”من اللہ  
واللہ کی طرف سے کرنا ہوں اور اللہ ہی سے دیکھتا ہوں۔ وغیرہ وغیرہ  
تیسرا مراقبہ ناظرہ ہے۔ وہ اس طرح کہ سالک سمجھے کہ اللہ میری صورت  
میں موجود ہے اور میری آنکھ سے دیکھتا ہے اور میرے کان سے سنتا  
ہے۔ وغیرہ

جو تھا مراقبہ جمع الجمع :- وہ اس طرح کہ جو میں کہتا ہوں میں نہیں کہتا بلکہ اللہ کہتا ہے یعنی (اسنا حق کی ہے) وغیرہ

### اہمیت نیت

مراقبہ کے لئے نیت ضرور ہے جس طرح نیت وضو وغیرہ فائدہ نیت یہ ہے کہ خیالات سب سے ہٹ کر حق کی طرف دھیان رہے اور حق بلحاظ نیت اپنی توجہ میں لے۔

### واجب الوجود

جس کے لئے وجود لازمی و ضروری ہو وہ واجب الوجود ہے۔ بندہ بھی واجب الوجود ہے مگر اس کا وجود بوجہ حق ہے اور اللہ بھی واجب الوجود ہے اس کا وجود اس کا اپنا ذاتی ہے اور جس کے لئے عدم ضروری ہے وہ مستنہج الوجود ہے اور جس کے لئے نہ عدم ضروری اور نہ وجود ضروری ہے وہ حکم الوجود ہے۔ (تفصیل کے لئے دیکھئے میری کتاب ”اسرار الوجود“ یعنی

مصنف مولانا غوثی شاہ)

### حال اور قال - محسوس اور محقول

عارفان حق کی چشم بصیرت پر غالب ہو جاتی ہے اس لئے جو جانتے ہیں دیکھتے ہیں۔ اور جو دیکھتے ہیں کہتے ہیں ”الْحَقُّ مَحْسُوسٌ وَالْحَقُّ مَحْقُولٌ“

محسوس - جس کا کیا گیا۔ معلوم کی ہوئی شے۔ محقول - عقل میں لایا گیا۔

سمجھا گیا۔

## وَحْدَةُ الوجود

وَحْدَةُ الوجود کیا ہے۔ ہم اوست، اس طرح کلمہ حق سبحانہ تعالیٰ  
صُورِ علمیہ کو بہ ہیت و شکل جو کہ علم میں ثابت تھے اپنے جمال کا آئینہ  
بنالکہ خود کو ان کی صورتوں سے متشکل و متکیف کیا گویا بطون سے ظہور  
میں جلوہ فرمایا، (تفصیل کے لئے دیکھئے کتاب نور النور، ارشادات سلوک  
مصنفہ حضرت غوثی شاہ صاحب)

رازِ اسم

ہر اسم صورتِ صفت ہے اور ہر صفت وجہ ذات ہے

کثرت

کثرت سے مراد وجودِ ممکنات ہیں

لیس گمشدہ

لیس گمشدہ۔ مرتبہ تنزیہ کی طرف اشارہ ہے۔ اور هو السبیح

البصیر مرتبہ تشبیہ کی طرف

حرکات

حرکات۔ مخلوقات میں خلقِ افعال کا نام ہے یا خود وجود و حدوث

خلق سے مراد ہے۔

ولی

ولی۔ وہ ہے جو ہوائے نفس اور وجودِ خود سے فانی ہو اور ارادہ خود کو

ارَادَةُ اللَّهِ فِي فَنَاءِ كَيْفٍ هُوَ

کہتے ہیں ولی جس کو وہ پر تو ہے نبیؐ کا قرآن میں بھی تذکرہ آیا ہے ولی  
(از حضرت پیر صحو شاہ صاحب)

## کَسْب

کسب - کمالاتِ نبوت میں سے ایک کمال ہے۔

## ادب

ادب - کمالاتِ ولایت میں سے ایک کمال ہے

## غیریت

صفاتِ کا حُد سے متجاوز ہونا غیریت ہے

## مراتب معلوم

معلوم اقتضائے ذاتی میں تختار اور ظور اقتضائیں مجبور۔

## شئ فی الشئ

انذارِ اِنْ الشَّيْءِ فِي الشَّيْءِ کیلئے؟ شے کا شے میں بِالْفَوْہ ہے

## تجددِ امثال

تجددِ امثال کیلئے؟ حقیقت کو تبدیل نہ مونا۔ تجلیات کو تکرار نہ

ہاں مشابہت ہو سکتی ہے

یاد رکھیے! تجدد معلوم کو نہیں روح سے تجدد ہے۔

## کسب اور ادب

سالک کے حق میں کسب اور عارفِ واصل کے حق میں ادب ہے

نکتہ :- چونکہ عارف افعال خیر و شر میں نظر تقدیر الہی اور اقصائے ذاتی پر رکھتا ہے یہی ادب ہے۔  
وجہ نفی

نفیس صیغہ نفی سے خود وجود غیر ثبوت پاتا ہے ورنہ نفی کی نفی ایک فعل عجبت ہے۔

باشممت راحۃ الوجود  
ارواح جو کہ معقول میں آتا رہے مہرک ہیں عالم مثال جو کہ متخیل ہے خیال  
سے ملدیک ہے۔ اجسام جو کہ محسوس ہے مورک بالحواس ہے لہذا  
ان تین مراتب سے کوئی باہر نہیں یعنی حسی۔ خیالی۔ عقلی

صورت عوالم  
عالم خلق۔ صورت عالم مثال اور عالم صورت عالم ارواح اور عالم  
ارواح صورت اخیان ثابتہ ہے۔

دید یاد دانست  
دانست بے دید ناقص۔ اور دید بلا دانست بھی ناقص مگر۔ دید یاد دانست  
غایت وصل

وصل تغیر حقیقت کا نام نہیں۔ بلکہ دفع دوی کا نام ہے  
آب در غریبال (چھلنی میں پانی)  
نا اہل کو معارف الہیہ پہنچانا الیا ہے جیسا آب در غریبال (یعنی  
چھلنی میں پانی)

# محَلِّ عَقْل

عقل محل صفت علمی ہے نہ کہ علم

## اشغالِ ستہ

محاسبہ - مجاہدہ معانیہ - معانیہ - مراقبہ - مشاہدہ - مکاشفہ  
 یہ تمام الفاظ بابِ معاقلہ سے ہیں جو کہ برائے مشارکت ہے۔ مراقبہ مشاہدہ  
 وغیرہ میں "عبد با حق" مشارکت ظاہر ہے۔ خدا ذکر و فی اذکر کو  
 محاسبہ ہر روز اپنے اعمال کا جائزے لے کر کوئی کوئی خطائیں سہزد ہوئیں اور کونسا  
 عمل ترک ہوا۔ گناہوں اور خطاوں سے توبہ اور عمل متروکہ کا افسوس کرتے حساب  
 النفس کم قبل ات تحاسبوا کا اسی طرف اشارہ ہے۔ مجاہدہ کے معنی لغت  
 میں رنج و مشقت و کوشش اور کفار سے جنگ کرنے کے ہیں اصطلاح میں خلاف  
 نفس کرنا اور خواہشاتِ نفس ترک کرنا اور اپنے نفس سے جنگ کرنا ہے جیسا کہ  
 حضور آدمؑ نے میدانِ جنگ سے واپسی کے وقت فرمایا کہ "اب ہم جہادِ اصغر سے  
 جہادِ اکبر کی طرف چلتے ہیں" (مفہوم حدیث شریف) یاد رکھیے! جہادِ بالنفس  
 جہادِ اکبر ہے اور یہ دائمی امر ہے۔ جہادِ با کفار۔ امرِ اتفاقی ہے اور یہ جہادِ  
 اصغر ہے معانیہ لغت میں رویہ کسی چیز کو دیکھنا اور باہم چار حتم ہونا ہیں  
 اصلاح میں سالک کے دل پر بے جہت انوارِ تجلیات وارد ہونا اور ان تجلیات  
 میں سالک خود ہو کر اپنی خودی سے انحصار و حق میں گم ہونا۔ معانیہ لغت  
 میں ناب ہونا اور محو ہونا۔ اصطلاح میں اپنی خودی سے چھوٹ کر ذاتِ غیب  
 میں پیوستہ ہونا ہے جیسا کہ پیر و مرشد و والدی حضرت صحو می شاہ علیہ الرحمہ نے

اسی طرف اشارہ کیا ہے

کب کے لیے میں ہیں نہیں تم اچھا یا ہولے کوئی ہم پر

کام آئی کا سارا سب کچھ نام فقط اک صحو اپنا

مراتبہ کی تفصیل ہم پہلے ہی بتا چکے ہیں پھر بھی یہاں مختصر عرض ہے کہ اصطلاح میں حق میں حضور دل رکھنا اور قلب کو حضور حق میں اس طرح کہ خطرات دینی و جودی کا گزرنہ ہو گیا آئے تو اس کو دفع کرنا اور آنکھ بند کر کے قلب کی طرف متوجہ ہوتے رہنا۔ مشاعرہ کے لغوی معنی دیکھنا اور کسی کے ساتھ ایجا حاضر رہنا ہے اصطلاح میں ذات حق کو انشاء کے حجاب میں دیکھنا اور انشاء کو نظر سے مٹا کر نظر باطن حق پر رکھنا۔ یہ کا شفق لغت میں دشمنی کرنا اور یہ ملا جگ کرنا اور اسلر و امور غیبی دل پر ظاہر ہونا ہے اصطلاح میں ظاہر ہونا حقیقت ناسوت و ملکوت و جبروت و لاہوت وغیرہ۔ سالک جب اپنی آنکھ کو واسطہ قلب جب کسی طرف متوجہ ہے چشم باطن سے دیکھتا ہے تو ان وقت تجلیات حق کا درہم ہوتا ہے وہ شہود ذات بصورت صفات ہے ال کا حاصل یہ صفات و صورتیں (صورتیں) یہاں تجلیات کو سالک دیکھتا ہے اور مختلف اشکال پیدا ہوتے ہیں اور بعد از ال یہ صورتیں اور اشکال صاف نظر آنے لگتے ہیں۔ ————— ذکر کی دو قسمیں ہیں ایک باحرف و صوت دوسرے حرف و صوت۔ اول کو ذکر لسانی کہتے ہیں خواہ جلی ہو یا خفی اور دوسرے کو ذکر قلبی کہتے ہیں خواہ جس دم کے ساتھ ہو یا آمد و شد دم کے ساتھ۔ وضو و نماز و تہجد میں وضو و نماز اہل ہے ہر عاقل و بالغ پر فرض ہے اصطلاح اہل طریق میں وضو و رکوع بغیر خود اور نماز از خود حق و جود بودن و کیم شدن کا بردار یعنی خود سے خالی اور حق سے باقی رہنا مردوں کا کام ہے۔ راز من رانی میں رویت صورت تشبیہی ہے اور راء الحق میں ادراک حقیقت تشریحی تا وقتیکہ یہ ہر دو اعتبارات جمع ہوں شہود کامل نہیں ہو سکتا ہے میرے شعور عبادت کو دیکھ کر صحو ملک بھی وجد کنائیں میں فلک بھی حیرال ہے (تقدیس شعر)

کنز العرفان حضرت غوثی شاہ صاحب قبلہ قدس اللہ سرہ کی چند مجلسی بیانات کے اقتباسات کا مجموعہ بنام مولانا غوثی انشاء اللہ تعالیٰ عنہ قریب شائع ہو رہا ہے اس کا کچھ حصہ ہدیہ قارئین کے

عنوان: ”ہدایا اثنائی الدینا حسنة وفي الاخر حق حسنة وقنا عذاب النار“  
 دنیا حسنة میں اس کا یقین نہیں کیا گیا۔ وہ مسلم جو تحت اوامر و نواہی رہتا ہے۔ وہ دنیا حسنة والا تو  
 ہے۔ کسب کرنا وغیرہ ملے دنیا حسنة نہیں ہے جائز چیزوں کا مانگنا اس کا لینا برہنا منع نہیں ہے۔  
 بلکہ یہ دنیا حسنة ہے مگر یہ ابتدائی شعبہ ہے ایک صحابیؓ نے آنحضرتؐ سے عرض کیا کہ میرے دل میں اچھے  
 جوتے پہنے کی خواہش ہے آپ نے فرمایا یہ منع نہیں ہے اور آپ نے فرمایا ”احلہ جمعیل“ و ”یحب الجمال“  
 اگر اس کا حصول آتنا عی طریقہ سے ہے تو قطعاً حرام ہے۔ مسلم کے لئے دنیا بھی ہے اور دین بھی ہے اسلام  
 اور ایمان کے بعد اگر دنیا کو طلب کرے تو وہ دنیا دار نہیں ہے بلکہ دین دار ہے مگر اس کے نزدیک اسلام اور ایمان  
 محبوب تر ہو دیگر اشیاء سے۔ دنیا طلبی اسلام اور ایمان کی کمزوری کے تحت کرتا ہے تو وہ دنیا دار ہے اور  
 وہ طالب دنیا دین ہو گا اگر دنیا کے نہ ملنے پر رنج اور افسوس نہیں کرتا تو یہ دنیا حسنة ہے اسلام اور ایمان  
 کا وزن پہلے ضروری ہے (جب) دعا کرے تو تو یہ سمجھے کہ دعا ضرور مقبول ہوگی اس لئے کہ جو اس دنیا  
 میں اللہ تعالیٰ نہیں دیتے اس کو آخرت میں دیتے اور آخرت کی دین بہتر میں ہے اور اگر یہ ناخوش ہو کر  
 دعا کرنا چھوڑ دے تو یہ سمجھنا چاہیے کہ حق تعالیٰ اس سے ناراض ہیں حق تعالیٰ مانگنے سے خوش ہوئے ہیں  
 دعا کو اس کے پورے نہ ہونے پر ناخوش ہوا تو یہ ایمان میں کمزوری ہے اگر دنیا میں کسی سے کچھ ملائے مگر  
 سے ملا۔ کافر سے ملا تو حقیقت میں یہ خدا ہی سے ملا۔ یافت اور شہود انتہائی درجہ ہے ایک شخص کی دنیا  
 حسنة دہے کہ وہ اسلام اور ایمان کو نبھال کر دنیا کو خوب طلب کر سکتا ہے۔ ایک شخص وہ ہے کہ وہ اس دنیا  
 میں رہ کر دین کا تلہ اس کی نظر دنیا کی نعمتوں پر بے رغبتی سے پڑتی ہے اس کی طرف اس کی خواہش نہیں  
 تو یہ دنیا اس کی دین ہوگی اور ایک وہ ہے جن کو دین کی نعمتوں سے بھی بے رغبتی ہو جاتی ہے  
 بلکہ وہ طالب مونی ہو رہا ہے۔ پس حق تعالیٰ اس کا مقصود رہتا ہے

# مشورہ

آخذ از کتاب طبیات غوثی مؤلفہ کنز العرفان حضرت غوثی شاہ صاحب



گر تجھے بننا ہو کچھ تو عقل کھود لو انہ بن  
مست ہونا ہو تو چشم مست کا مستانہ بن  
کیا کہوں پھر تھکوں کیا کیا تو بن کیا کیا نہ بن  
راہ میں دلدار کی نادان بن دانانہ بن  
ڈال دے حیرت میں سکو اور تو حیرت خانہ بن  
بے خبر میاں ہو اب ان کا تو کاشمانہ بن  
یار سے ہو جائیگا نہ آپ سے بیگانہ بن  
شاہ بننا ہو غلام تر گس مستانہ بن  
روح سے خم دل سے شیشہ جسم سے پیمانہ بن  
خم سے پھر ہو خلدہ پھر ساقی خمنانہ بن  
صدقہ ہونا ہو تو ان کے گیسوں کا شانہ بن

نور ہو جاشمع روئے یار کا پروانہ بن  
مہر مہر لی نظریں ہو کسی کی خاک پا  
گر تجھے بننا ہو کچھ تو صبح بن اور کچھ نہ بن  
گر چہ دانہ تو ڈانیاں عالم میں مگر  
ایکے سب میں تو سب میں ایک میں پارہ کو  
ڈھونڈ لھہ ہے جنکی انھیں ہی تو کاشانہ میں  
دیکھ اس کے لگانہ بن کے جلوے آپ میں  
ساکینان کوئے جانان پر ہو قرباں جان  
پھر شراب مستی دلدار کی ہستی میں رہ  
بل کے پیمانہ سے شیشہ پھر تو شیشہ سے ہو خم  
دید کرنا ہو تو روئے یار کا آئینہ ہو

گر تجھے بننا ہو غوثی کچھ نہ بن معلوم بن

وہ بنائیں جب تو پھر تو جان بن جانانہ بن